أم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

آپ کا نام عائشہ اور لقب حمیرا اور صدیقہ ہیں۔سیدنا ابوبکر صدیق صکی صاحبزادی ہیں۔ بچپن ہی سے ذہین اور دلیر تھیں۔آپ غزوہ اُحد میں مشک اٹھا کر زخمیوں کو پانی پلاتیں۔غزوہئ خندق میں خیمہ سے باہر نکل کر جنگ کا نقشہ دیکھا کرتیں۔

عنہا فرماتی ہیں ، جب نبی کریم انے ان سے نکاح فرمایا تو وہ چھ سال کی تھیں اور انکی اللہسیدہ عائشہ رضی ا
(رخصتی ہوئی تو وہ نو سال کی تھیں۔(بخاری کتاب النکاح
اس پر بعض مستشرقین نے نوسالہ لڑکی کو بیوی بنانے کے حوالے سے اعتراض کیا جس کے جواب میں بعض علماء نے تحقیق کے بعد مذکورہ روایت کو بعض دیگر روایات کے متعارض قرار دیا۔ان علماء کی تحقیق کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

(عنہانے فرمایا، جب یہ آیت (سورۃ القمر کی آیت٤٦ اللہیوسف بن ماہکص کہتے ہیں کہ اُم المؤمنین عائشہ رضی ا
(حضورا پر مکہ میں نازل ہوئی تو ان دنوں مَیں ایک نوعمر لڑکی تھی اور کھیلا کرتی تھی۔ (بخاری کتاب التفسیر

مفسرین کرام کے مطابق یہ سورت سال٥ نبوی میں نازل ہوئی۔اسی سال سیدنا ابوبکر ص جبیر بن مطعم کے گھر تشریف عنہا کی پہلے منگنی ہو چکی تھی، تاکہ انکے گھر والوں کو ان سے نکاح پر اللہلے گئے جن سے سیدہ عائشہ رضی ا
(راضی کیا جائے۔وہ راضی نہ ہوئے اس پر یہ منگنی ختم ہو گئی۔(تاریخ طبری ج١:٤٩٣، طبقات ابن سعد ج٨:٣٩

عنہا کی عمر اس وقت آٹھ نو سال تو ہوگی اسی لیے سیدنا ابوبکرص اللہان حوالوں سے معلوم ہوا کہ سیدہ عائشہ رضی ا آپ کی شادی کرنے پر آمادہ تھے۔ بخاری کی مذکورہ حدیث سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کی عمر آٹھ نو سال ہوگی ،انی لجاریۃ(میں نوعمر لڑکی تھی) کے الفاظ سے یہی اندازہ ہوتا ہے۔ بخاری ہی کی ایک روایت اور ملاحظہ کیجیے۔

عنہانے فرمایا،” جب میں نے ہوش سنبھالا تو اپنے والدین کو اللہعروہ بن زبیر صسے روایت ہے کہ سیدہ عائشہرضی ا دین کی آغوش میں دیکھا۔کوئی دن ایسا نہ گزرتا جب حضورا ہمارے گھر صبح وشام تشریف نہ لاتے ہوں۔ جب مسلمان آزمائشوں میں مبتلا ہوئے تو ابوبکرص حبشہ ہجرت کے ارادے سے نکلے“۔

بچے کس عمر میں ہوش سنبھالتے ہیں؟ کم از کم چار پانچ سال عمر تو لازمی ہے۔ نبوت کے پانچویں سال ہجرتِ حبشہ
اللہنیز نبوت کے تیرھویں سال مدینہ ہجرت کا واقعہ ہوا۔ گویا ہجرت حبشہ سے بھی کئی سال پہلے سیدہ عائشہرضی ا
عنہا چار پانچ سال کی تھیں تو لامحالہ ہجرتِ حبشہ کے وقت سال ۵ نبوی میں آپ کی عمر آٹھ نو سال ہی ہوگی جیسا کہ
پہلے مذکور ہوا اور ہجرتِ مدینہ کے وقت سولہ سترہ سال ہوگی۔

سیرتِ ابنِ ہشام میں السابقون الاولون کے عنوان سے پہلے اسلام لانے والوں کی جو فہرست تحریر ہے اس میں بیسویں
عنہا کا اسم گرامی موجود ہے۔ یعنی نبوت کے پہلے سال آپ اسلام لائیں اسوقت کم ازکم اللہنمبر پر سیدہ عائشہ رضی ا
آپ کی عمر چار پانچ سال تو ضرور ہوگی کہ اسلام لانے کے لیے باہوش ہونا ضروری ہے۔

عنہا کی نو سال میں رخصتی والی جس روایت کی بناء پر مستشرقین اوراسلام اللہخلاصہ یہ ہے کہ سیدہ عائشہ رضی ا
دشمن آقا ومولیٰا پر اعتراض کرتے ہیں ، وہ روایت مذکورہ روایات کے متعارض اور درایت کے بھی خلاف ہے کہ نو
سال کی بچیوں کی رخصتی نہیں کی جاتی۔ ان دلائل کی بناء پر ایک خیال یہ ہے کہ ۲ ھ میں رخصتی کے وقت سیدہ
عنہا کی عمر کم وبیش سترہ اٹھارہ سال ہوگی۔ اللہعائشہ رضی ا

عنہا کی عمر سے قطع نظر یہ ضرور ثابت ہے کہ نکاح سے قبل حضورا کو آپ خواب اللہبہرحال سیدہ عائشہرضی ا
میں دکھا دی گئی تھیں اور یہ بتا دیا گیا تھا کہ یہ آپکی زوجہ ہونگی۔
عنہا بیان کرتی ہیں کہ آقا ومولیٰ انے فرمایا، تم مسلسل تین راتیں مجھے خواب میں دکھائی اللہسیدہ عائشہ رضی ا
گئیں۔ایک فرشتہ ریشمی کپڑے پر تمہاری تصویر لیکر آیا اور کہا، یہ آپ کی زوجہ ہیں،ان کا چہرہ دیکھے۔ میں نے وہ
(کپڑا کھولا تو وہ تم تھیں۔ (متفق علیہ

رسول کریم اکی رضا جوئی کے لیے لوگ اس دن تحفے بھیجتے تھے جس دن آپ کی باری ہوتی تھی۔ ازواج مطہرات
نے عرض کی، حضورا لوگوں کو حکم دیں کہ وہ ہدیے پیش کیا کریں خواہ حضور کسی زوجہ کے گھر ہوں۔ آپ نے
فرمایا، مجھے عائشہ کے بارے میں ایذا نہ دو۔ بلاشبہ مجھے کسی زوجہ کے بستر میں وحی نہیںآتی سوائے عائشہ کے۔

عنہا سے فرمایا، اے بیٹی! کیا تم اس سے محبت نہیں کرتیں جس سے میں اللہایک مرتبہ حضور انے سیدہ فاطمہرضی ا
(محبت کرتا ہوں؟سیدہ نے کہا، ہاں کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا، پھر تم عائشہ سے محبت رکھو۔(مسلم

رسول کریم ا کا یہ بھی ارشاد ہے کہ، عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر۔ (بخاری کتابُ المناقب)

عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم امرضُ الوصال میں پوچھا کرتے کہ کل میں کہاں ہوں اللهحضرت عائشہ رضی ا گا؟ کل میں کہاں ہو ں گا؟ یعنی مراد یہ تھی کہ حضرت عائشہ کی باری کب آئے گی۔اس پر ازواج مطہرات نے آپ کو عنہاکے حجرہئ اقدس میں اللهاجازت دے دی کہ آپ جہاں چاہیں جلوہ افروز رہیں۔چنانچہ آپ حضرت عائشہ رضی ا رہے یہانتک کہ ان کے پاس ہی وصال فرمایا۔ (بخاری)

عنہاکا ہار گم ہو گیا تو حضور انے اسے تلاش کرنے کے اللهعنہا سے حضرت اسماء رضی ا اللهسیدہ عائشہ رضی ا لیے بعض صحابہ کو بھیجا۔پھر نماز کا وقت آگیا تو پانی نہ ملنے کی وجہ سے انہوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھ لی۔ جب بارگاہِ نبوی میں یہ معاملہ عرض کیا تو رب تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی۔ اس پر حضرت اُسید بن حضیرص نے کہا، الله تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے، آپ پر جب بھی کوئی مصیبت نازل ہوئی تو رب تعالیٰ نے آپ کو اس سے نجات دی اور مسلمانوں کے لیے اس میں برکت رکھ دی۔(متفق علیہ)

ا نے فرمایا : اے عائشہ! یہ جبرئیل ہیں جو تمہیں سلام اللهعنہاسے روایت ہے کہ رسول ُا اللهحضرت عائشہ رضی ا وبرکاتہ پھر کہا، میرے آقا! آپ وہ کچھ دیکھتے ہیں جو میں نہیں اللهکہتے ہیں۔ میں نے کہا، وعلیہ السلام ورحمۃ ا دیکھتی۔(بخاری)

آپ کا ارشادہے، الله تعالیٰ نے مجھے ایسی سات صفات عطا کی ہیں جو کسی اور کو نہیں ملیں۔ (١)فرشتہ میری تصویر لیکر نازل ہوا۔(٢)حضور نے مجھ سے سات سال کی عمر میں نکاح کیا، نو سال کی عمر میں میری رخصتی ہوئی اور آپ کے نکاح میں صرف میں کنواری تھی۔ (٣)میرے بستر میں حضور پر وحی نازل ہوتی تھی۔ (٤) میں سب سے زیادہ حضور کو محبوب تھی اور میں اس کی بیٹی ہوں جو حضور کو سب سے زیادہ محبوب تھا۔ (٥)میری وجہ سے قرآن میں ان امور میںآیات نازل ہوئیں جن میں امت ہلاک ہو رہی تھی (مثلاً تیمم اور حدقذف کے مسائل)۔(٦)میرے سوا کسی زوجہ مطہرہ نے جبریل کو نہ دیکھا۔ (٧) میرے حجرے میں حضور کا وصال ہوا، اسوقت میرے اور فرشتے کے سوا کوئی آپ کے قریب نہ تھا۔(طبرانی فی الکبیر، معجم الزوائد)

آپ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپکی برأت اور طہارت میں قرآن مجید کی آیات نازل ہوئیں۔ آپ سے دوہزار دوسو حدیثیں مروی ہیں ۔٥٨ ھ میں آپ کا وصال ہوا۔